سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۶ جولائی بوقت ۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی صرف شام کے وقت ہلکی بے چینی ہو گئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعا کرنیوالے کیلئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ تلوّن اور عجلت کو چھوڑ کر تکلیفوں کو برداشت کرتا رہے

کبھی بھی یہ وہم نہیں کرنا چاہیئے کہ دُعا قبول نہیں ہوئی۔ اگر صبر سے کام لوگے تو قبولیت کا وقت آ جائیگا

"یہ سچی بات ہے کہ دعا میں بڑے بڑے مراحل اور مراتب ہیں جن کی ناواقفیت کی وجہ سے دعا کرنے والے اپنے ہاتھ سے محروم ہو جاتے ہیں۔ ان کو ایک جلدی لگ جاتی ہے اور وہ صبر نہیں کر سکتے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کے کاموں میں ایک تدریج ہوتی ہے .... دعا کرنے والے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ تلون اور عجلت کو چھوڑ کر ساری تکلیفوں کو برداشت کرتا رہے اور کبھی بھی یہ وہم نہ کرے کہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ آخر آنے والا زمانہ آ جاتا ہے۔ دعا کے نتیجہ کے پیدا ہونے کا وقت پہنچ جاتا ہے جبکہ گویا مراد کا بچہ پیدا ہوتا ہے۔ دعا کو پہلے ضروری ہے کہ اس مقام اور حد تک پہنچایا جاوے، جہاں پہنچ کر وہ نتیجہ خیز ثابت ہوتی ہے۔ جس طرح پر آتشی شیشے کے نیچے کپڑا رکھ دیتے ہیں اور سورج کی شعاعیں اس شیشہ پر آکر جمع ہوتی ہیں اور ان کو حرارت اور حدت اس مقام تک پہنچ جاتی ہے جو اس کپڑے کو جلا دے۔ پھر یکایک وہ کپڑا جل اٹھتا ہے۔ اس طرح پر ضروری ہے کہ دعا اس مقام تک پہونچے جہاں اس میں وہ قوت پیدا ہو جاوے کہ نامرادیوں کو جلا دے اور مقصد مراد کو پورا کرنے والی ثابت ہو جاوے۔

(الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء)

حضرت سیدہ اُم وسیم احمد صاحبہ کی علالت اور درخواستِ دعا

ربوہ ۱۶ جولائی۔ حضرت سیدہ اُم وسیم احمد صاحبہ کو کچھ دنوں سے بلڈ پریشر کی تکلیف زیادہ ہے اور طبیعت میں بے چینی اور گھبراہٹ بھی بدستور چل رہی ہے۔ جس بازو میں چوٹ آئی تھی اس میں ابھی پوری طرح حرکت پیدا نہیں ہوئی۔

احباب جماعت حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

نمایاں کامیابی

عزیز عبدالمنان خان ابن عبدالمالک خان صاحب نے ٹوکیو یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی جاپان سے ایم ایس سی مکینیکل انجینئرنگ کی ڈگری تمام ایشیائی طلباء میں نمایاں امتیاز کے ساتھ حاصل کی ہے۔ اب وہ بذریعہ ہوائی جہاز واپس پاکستان آ رہے ہیں۔ ان کے کچھ عرصہ بعد انٹرنیشنل اٹامک انرجی کمیشن کی فیلوشپ پر Nuclear نیوکلیر انجینئرنگ میں پی ایچ ڈی کے لئے امریکہ روانہ ہو جائیں گے۔

۴ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں عزیز کا حامی و ناصر ہو۔ اور مزید ترقیات سے نوازے۔ عبدالرب خان لاہور

انصار اللہ کا نواں سالانہ اجتماع

یکم ۲-۳ نومبر ۱۹۶۳ء

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا نواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ یکم دو اور تین نومبر ۱۹۶۳ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔ ناظمین اضلاع و علاقہ انصار کو اس میں کثرت سے شریک کرنے کے لئے ابھی سے تحریک شروع کر دیں۔

شوریٰ انصار اللہ کے لئے تجاویز زیادہ سے زیادہ ۲۰ ستمبر تک اور نمائندگان کے اسماء ۲۰ اکتوبر تک بوساطت و منظوری مجلس عاملہ مقامی مرکز میں پہونچ جانے چاہئیں۔

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت یابی کیلئے دعا کی تحریک

جیسا کہ احباب کو علم ہے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت ایک عرصہ سے سوزشِ پیشاب بے چینی و گھبراہٹ اور ضعف کی وجہ سے بہت ناساز چلی آ رہی ہے اور حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی بغرض علاج آج کل لاہور میں قیام فرما ہیں۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ بالالتزام دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

توکّل علی اللہ کے صحیح مفہوم کو سمجھو اور اس کے مطابق عمل کرنیکی کوشش کرو

اپنی طرف سے پوری کوشش کرنیکے بعد پھر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۹ رجولائی ۱۹۲۷ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

ایک مومن [illegible] غیر مومن میں

سب سے بڑا فرق

یہی [illegible] کرتا ہے کہ مومن اپنے کاموں کی بنیاد اپنے سے بالا ہستی کے احکام پر رکھتا ہے اور غیر مومن اپنے ایمان کی کمزوری یا فقدان کی وجہ سے علیٰ حسب مراتب اپنے کاموں کی بنیاد اپنے سے بالا ہستی پر کمزور طور پر یا بالکل ہی نہیں رکھتا۔ پس درحقیقت جب کوئی اپنے آپ کو مومن کہتا ہے تو اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ اس کے کام دنیا میں محض اس کی عقل اس کی تدبیر اور اس کی کوشش سے وابستہ نہیں۔ ان کا دخل اور واسطہ ایک اور ہستی سے ہے جو سب مخلوق کو پیدا کرنے والی اور ان کے سب کاموں کی نگران ہے۔ لیکن اگر باوجود اس دعوے کے مومن کے اعمال سے یہ بات ثابت نہ ہو تو اس کا

مومن ہونے کا دعویٰ

محض ایک دھوکا اور فریب ہوگا۔ اگر ایک مومن اور غیر مومن کے کاموں میں فرق نہ ہو جس طرح ایک دہریہ کے اعمال اس کی اپنی خواہشات۔ اپنی عقل اور اپنی تدبیر پر مبنی ہوتے ہیں۔ اسی طرح اگر ایک مومن کہلانے والے کی خواہشات اور اس کے جذبات اس کے کام اس کی اپنی عقل اپنی تدبیر اور اپنی کوشش پر مبنی ہوں تو دونوں میں کوئی فرق نظر نہیں آئے گا۔ اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس شخص کے ایمان نے دوسرے کے کفر کی نسبت اس میں کوئی تبدیلی پیدا کی ہے اور جس ایمان نے کوئی تبدیلی پیدا نہیں کی اسے کسی نے کرنا کیا ہے۔ [illegible] وہ بالکل بے حقیقت [illegible]

بے قیمت چیز ہے

وہ نہ اس کو نفع دے سکتا ہے اور نہ دوسروں کو جب ایک شخص ایمان لاتا اور مومن کہلاتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ اپنے اندر ان لوگوں کے مقابلہ میں تغیر پیدا کرے جو مومن نہیں کہلاتے۔ کیونکہ جب تک اس کا ایمان اس میں تغیر پیدا نہیں کرتا ایمان نہیں کہلا سکتا اور کچھ قدر و قیمت نہیں رکھتا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے مسلمانوں کے لئے ایک گر بتایا ہے اور ان کو کامیابیوں کے لئے ایک راز سے آگاہ کیا ہے اور ہر مسلمان کو توجہ دلائی ہے کہ اس گر پر عمل کرے۔ وہ گر کیا ہے وہ توکل علی اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہر وہ بندہ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے اس کا فرض ہے کہ مجھ پر توکل کرے۔ اس کی تمام دینی و دنیاوی کامیابیوں کا راز اسی میں ہے۔

توکل کے معنے

عربی میں کسی کام کو پورے طور پر لے لینے اور کسی کام کو پورے طور پر کسی کے سپرد کر دینے کے ہیں۔ ان معنوں کی وجہ سے مسلمانوں میں بعض لوگوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ توکل کے معنی یہ ہیں کہ انسان خود کام چھوڑ کر بیٹھ جائے۔ کچھ محنت اور کوشش نہ کرے۔ اور یہ سمجھ لے کہ خدا سب کچھ خود بخود کر دے گا چنانچہ مسلمان سمجھتے ہیں

خدا پر توکل کرنے والا

وہی ہوتا ہے جو ہر قسم کی محنت سعی اور کوشش سے آزاد ہو جائے۔ اگر کوئی محنت اور کوشش کرتا ہے تو وہ خدا پر توکل نہیں کرتا۔ اس خیال کی وجہ سے مسلمانوں میں سستی اور لاپرواہی پیدا ہو گئی ہے اور وہ اس حد تک غفلت برتنے لگ گئے ہیں کہ ان کے تمام کاموں میں

غفلت اور سستی کے آثار پائے جاتے ہیں۔ ان کا زمیندارہ لو تب۔ تجارت لو تب۔ پیشوں کو لو تب۔ ان سب میں دوسری قوموں کے مقابلہ میں بے حد سست نظر آتے ہیں اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ سارے کے سارے مسلمان تھک کر چور ہو چکے اور زندگی سے بیزار بیٹھے ہیں۔ اگر توکل کا یہی نقشہ نظر آئے اور وہ توکل جس کا حکم خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کو دیا ہے۔ اس کا یہی نتیجہ ہو کہ دنیا میں غافلوں۔ سستوں اور نکموں کی ایک جماعت پیدا ہو جائے۔ جس کے چہروں سے ظاہر ہو کر زندگی سے تنگ آئے ہوئے ہیں اور مرنا چاہتے ہیں وہ لوگ اگر اٹھیں تو ایسا معلوم ہو کہ

ساری دنیا کا بوجھ

ان کے اوپر رکھ دیا گیا ہے اور اگر بیٹھیں تو یوں معلوم ہو کہ آسمان سے دھکے دے کر انہیں گرایا گیا ہے۔ وہ اگر کام کریں تو یوں معلوم ہو کہ ان کے ہاتھ کئی کئی من کے بوجھل ہیں۔ وہ اگر بات کریں تو یوں معلوم ہو کہ رو رہے ہیں۔ وہ اگر آنکھ کھولیں تو یوں نظر آئے کہ نیند کے غلبہ سے مدہوش ہیں۔ اگر یہی توکل کا نتیجہ ہے تو ہم کہیں گے کہ خدا تعالیٰ نے قیامت کو جلد لانے کے لئے توکل کا حکم دیا ہے تاکہ اس طرح لوگ جلدی تباہ و برباد ہو جائیں۔ لیکن کیا کوئی عقلمند یہ خیال کر سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کی ترقی کے لئے وہ حکم دے جو اس کی

تباہی کا باعث

ہو۔ کیا خدا تعالیٰ کو اپنا منشا پورا کرنے کے لئے (نعوذ باللہ) دھوکوں اور فریبوں کی ضرورت ہے۔ یوں تو وہ دنیا پر قیامت نہیں لا سکتا تھا۔ اس نے کہا چلو توکل کا حکم دو۔ جب لوگ اس پر عمل کریں گے تو تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ مگر مسلمانوں کی یہ حالت توکل کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ امید

کے فقدان کا نتیجہ ہے۔ جب کسی قوم کے دل سے امید مٹ جاتی ہے تو وہ بزدل اور سست اور غافل ہو جاتی ہے۔ ورنہ توکل کے ذریعہ تو امید پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کے معنے ہیں ایک ایسی ہستی جو ہمارے تمام کام کر سکتی ہے اس کے سپرد ہم نے اپنے کام کر دیئے ہیں۔ اب بتاؤ جس کا کام کسی بڑے باا ثر اور با رسوخ انسان کے سپرد ہو جائے وہ خوش ہوا کرتا ہے یا رونا شروع کر دیتا ہے۔ مثلاً کسی پر مقدمہ ہو اور وہ اپنے مقدمہ میں سب سے بڑا اور مشہور وکیل کر لینے میں کامیاب ہو جائے۔ تو اس کے چہرہ پر

خوشی اور بشاشت کے آثار

نمایاں ہوں گے یا مردنی چھا جائے گی۔ گو ضروری نہیں کہ اعلیٰ درجہ کا وکیل کر لینے کی وجہ سے اسے مقدمہ میں ضرور کامیابی حاصل ہو جائے۔ کیونکہ اعلیٰ سے اعلیٰ وکیل بھی مقدمے ہار جاتے ہیں۔ مگر کسی قابل وکیل کی خدمات کا حاصل ہو جانا بڑی خوشی اور اطمینان کا موجب ہو جاتا ہے۔ اور ایسا شخص خوش اور بشاش نظر آتا ہے۔ یا مثلاً کسی کے گھر ایسا مریض پڑا ہو جس پر ناامیدی اور مایوسی چھائی ہوئی ہو۔ وہاں

ملک کا بہترین ڈاکٹر

آجائے۔ اور مریض کے لواحقین اس کی خدمات حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ تو اس مریض کو خوشی ہوگی یا وہ غم میں ڈوب جائے گا۔ یقیناً اس کے چہرہ سے خوشی کے آثار ظاہر ہوں گے یہ پتہ نہیں کہ مریض اس کے علاج سے اچھا ہو یا نہ ہو۔ مگر یہ خیال کہ کامیاب ڈاکٹر اس کا علاج کرے گا۔ اسی سے اس کے چہرہ پر بشاشت آجائے گی۔ ہم نے تو دیکھا ہے۔ اگر مرتے ہوئے مریض کے پاس بھی اعلیٰ درجہ کا طبیب آجائے تو اس کے چہرہ پر رونق آجاتی ہے۔ اور اس کے لواحقین بڑے تپاک سے ایسے ڈاکٹر کی طرف

متوجہ ہو جاتے ہیں۔ پس ایک مرتے ہوئے مریض کو لائق ڈاکٹر کے سپرد کرنے پر اور ایک شکست کھاجانے والے مقدمہ کے لئے اعلیٰ درجہ کے وکیل کی خدمات حاصل ہو جانے پر انسان خوش ہوا کرتا ہے یا اس کے چہرہ پر مایوسی دوڑ جاتی ہے اگر خوش ہوا کرتا ہے۔ تو پھر کیا یہ ممکن ہے کہ ایک خدا جس میں سب طاقتیں پائی جاتی ہیں۔ جو انسان کی ہر تکلیف کو دور کر سکتا ہے۔ جو

ہر مصیبت کے وقت

کام آسکتا ہے۔ اس کے سپرد ہم اپنے کام کریں۔ مگر اس کا نتیجہ یہ ہو کہ ہمارے چہروں پر مردنی چھا جائے اور ہم ناامید اور مایوس ہو کر بیٹھ جائیں۔ یہ بالکل ناممکن ہے اگر واقعہ میں توکل کے معنے اپنے ہر ایک کام کو خدا تعالےٰ کے سپرد کرنا ہے اور واقعہ میں ہمارا اعتقاد ہے کہ خدا ہے اور اس کے سپرد ہم نے کام کر دیا ہے تو یقیناً ہمیں خوش ہونا چاہیئے اور ہمارے چہروں پر بشاشت جھلکنی چاہیئے۔ مگر اچھا ڈاکٹر مل جانے پر اور اعلےٰ وکیل کی خدمات حاصل ہو جانے پر لوگ خوش ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ کوئی بڑے سے بڑا وکیل بھی یہ یقین نہیں دلا سکتا کہ اس کے ذریعہ ضرور مقدمہ میں کامیابی حاصل ہوگی۔ اور کوئی مشہور سے مشہور ڈاکٹر یہ دعوےٰ نہیں کر سکتا کہ مریض کو ضرور اچھا کر دے گا۔ لیکن جب اپنا معاملہ خدا تعالےٰ کے سپرد کیا جائے تو بجائے خوشی کے آثار کے اور چستی کی نمود کے چہروں سے اداسی اور مردنی ٹپک رہی ہو۔ ہم سست اور غافل ہو جائیں تو کون کہہ سکتا ہے۔ کہ ہم نے توکل پر عمل کیا۔ پس وہ توکل نہیں جس کے نتیجہ میں مردنی اور مایوسی پیدا ہوتی ہے توکل امید پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ ہم نے اپنا کام سب سے اعلےٰ اور سب سے طاقتور ہستی کے سپرد کر دیا۔ مگر

مسلمانوں کی موجودہ حالت

دیکھو اور پھر اندازہ لگاؤ کہ کیا واقعہ میں انہوں نے خدا تعالےٰ پر توکل کیا ہوا ہے۔ یہ توکل کے معنے آگے بیان کروں گا۔ یہاں میں یہ کہتا ہوں کہ جسے توکل کہا اور سمجھا جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ دیکھو۔ اس کے نتیجہ میں تو امنگ۔ چستی اور بشاشت پیدا ہونی چاہیئے نہ کہ نا امیدی سستی اور مُردنی۔ دیکھو ایسے وقت جبکہ ایک فوج ہار رہی ہو۔

ایک بڑا کامیاب جرنیل

وہاں پہنچ جائے۔ جس کے سپرد فوج کی کمان کرکے کہا جائے لیجئے اب آپ مقابلہ کریں۔ تو اس وقت وہ فوج مست ہو جائے گی یا چُست۔ یا مثلاً ایک جگہ مباحثہ ہو رہا ہو اور ایک فریق کا مناظر ہار رہا ہو۔ کہ اس کی امداد کے لئے ایک زبردست مناظر وہاں پہنچ جائے اور خود مناظرہ کرنا شروع کر دے تو کیا اس وقت وہ لوگ سست پڑ جائیں گے یا ان میں چستی آ جائے گی۔ اگر واقعہ میں مسلمان خدا تعالےٰ پر توکل کر رہے ہوتے تو ان کے ہر کام ہر شغل اور ہر پیشہ میں چستی چالاکی پائی جاتی مگر اس کی بجائے ہر پیشہ میں سستی نظر آتی ہے اور ان کے چاروں طرف ناکامی کے آثار نمایاں ہوتے ہیں ۔۔۔

مگر مسلمانوں میں یہی خیال بیٹھا ہوا ہے کہ خدا نے رزق دینا ہوگا تو اپنے گھر میں ہی دے دے گا۔ کسی دوسری جگہ جانے کی کیا ضرورت ہے اور اسے وہ توکل کہتے ہیں حالانکہ یہ محض سستی اور کم ہمتی کی وجہ سے ہے توکل میں سستی نہیں ہو سکتی۔ دیکھو ایک مایوس مریض کو کسی قابل ڈاکٹر کا پتہ لگ جائے تو اس کے لواحقین اس کے آگے پیچھے دوڑتے پھرتے ہیں اور جو کچھ وہ بتاتا ہے بڑی چستی اور ہوشیاری سے کرتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی کو ایک اعلےٰ درجہ کا وکیل مل جائے تو وہ جو کچھ کہے اس کی نہایت سرعت اور ہوشیاری سے تعمیل کی جاتی ہے مگر خدا کے سپرد کام کرنے کا یہ مطلب سمجھا جاتا ہے کہ انسان کو خود کچھ نہیں کرنا چاہیئے مگر یہ توکل نہیں بلکہ عدم توکل ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ مسلمانوں نے توکل کے معنی سمجھے نہیں۔ جب یہ لفظ بولا جاتا ہے تو

تین پہلو

یہ اپنے اندر رکھتا ہے۔ اوّل یہ کہ اپنے کاموں کو پورے طور پر کسی کے سپرد کر دینا۔ دوم یہ کہ اس کی بتائی ہوئی تدابیر پر کامل طور پر عمل کرنا اسے اپنا سہارا بنا لینا۔ اور جو وہ کہے اسے اختیار کرنا۔ سوم یہ کہ یقین رکھنا کہ ان تدابیر پر عمل کرکے ضرور کامیاب ہو جائیں گے۔ یہ تین معنے توکل کے ہیں اور یہ تین شرطیں اس میں پائی جاتی ہیں۔ ان تینوں معنوں کے لحاظ سے دیکھ لو۔ ان میں سستی، غفلت یا کام کو چھوڑ دینا کہاں پایا جاتا ہے۔ توکل میں پہلی بات یہ ہے کہ پورے طور پر کام سپرد کر دینا۔ اب وہ لوگ جو کہتے ہیں چونکہ ہم نے خدا پر توکل کیا ہے اس لئے خود کچھ کرنے کی ضرورت نہیں۔ وہ کھانا کیوں کھاتے ہیں۔ کپڑے کیوں پہنتے ہیں۔ اپنی دوسری ضروریات کیوں خود پورا کرتے ہیں انہوں نے باقی کونسا کام چھوڑ دیا ہے کہ

قومی ترقی

اور قومی بہتری کے متعلق وہ کہتے ہیں کہ انہیں خود کچھ کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ انہوں نے خدا پر توکل کیا ہوا ہے۔ جن کاموں میں ان کو لذت محسوس ہوتی ہے وہ تو کبھی نہیں چھوڑتے

کھانے پینے کی چیزیں۔ میاں بیوی کے تعلقات۔ آرام و آسائش کے سامان کبھی نہیں چھوڑتے اور ان کے متعلق کبھی توکل نہیں کرتے۔ اگر توکل کے وہی معنی ہیں جو وہ بتاتے ہیں تو کیوں جائداد نہیں چھوڑ دیتے، مال و دولت کیوں باہر نہیں پھینک دیتے۔ ان سب باتوں میں تو توکل اختیار نہیں کرتے۔ لیکن جہاں محنت کرنی پڑتی ہے وہاں توکل لے بیٹھتے ہیں۔ لقمے پر جب منہ مارتے ہیں تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ توکل انہوں نے کبھی سنا ہی نہیں کہ خدا آپ ہی آپ کام کر دے گا۔ جب پانی پیتے ہیں یا کپڑے پہنتے ہیں یا عیش و آسائش کے سامان سے فائدہ اٹھاتے ہیں تو انہیں یہ توکل بھول جاتا ہے۔ روپیہ جب کسی سے لینے کا سوال آ جائے تو اس کے پیچھے پڑ جائیں گے لیکن جہاں لوگوں کے فوائد کا تعلق ان سے آ پڑے تو کہیں گے۔ جہاں سے اچھی چیز ملے وہاں سے لے لینی چاہیئے۔ اسی طرح جہاں خریدنے کا سوال آئے گا تو کہیں گے کہ ہم نے خدا پر توکل کرکے مال خریدا ہے لیکن جب بیچنے کا وقت آئے گا تو کہیں گے سب لوگ ہم سے ہی خریدیں۔ یہ توکل نہیں۔ بلکہ سستی اور غفلت ہے اور اس طرح اپنی بدنامی کی بجائے

خدا کو بدنام کیا جاتا ہے

جہاں کام خراب ہو وہاں کہہ دیا جاتا ہے ہم نے یہ کام خدا کے سپرد کر دیا تھا اور جہاں کام اچھا ہو وہ اپنی طرف منسوب کر لیتے ہیں۔ پس معلوم ہوا ایسے لوگ اپنے کاموں کو خدا تعالےٰ کے سپرد نہیں کرتے۔ ورنہ اگر خدا تعالےٰ کے سپرد کرنے کا یہ مطلب ہے کہ اس کام کے متعلق خود کچھ نہ کیا جائے تو وہ اپنے کاموں میں خود کیوں کوشش اور سعی کرتے ہیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ایک دفعہ ایک وفد آیا۔ آپ نے ان میں سے ایک شخص سے دریافت کیا (چونکہ آپ کھلی جگہ بیٹھے ہوئے تھے شائد آپؐ نے دیکھ لیا ہو۔ اس لئے پوچھا) تم نے اونٹ کا کیا انتظام کیا ہے اس نے کہا۔ خدا پر توکل کرکے یونہی چھوڑ آیا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ جاؤ پہلے اس کا گھٹنا باندھو پھر خدا تعالےٰ پر توکل کرو یعنی پہلے اپنی طرف سے پوری تدبیر کرو اور پھر کہو خدا پر توکل کیا ہے۔ پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خود توکل کے معنے بتا دئے کہ پوری تدبیر کے بعد خدا پر بھروسہ کرنے کا نام توکل ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم نے خدا کے سپرد کام کر دیا اور اس کے یہ معنے نہیں کہ خود کام کرنا چھوڑ دیں۔ تو پھر اس کے کیا معنے ہیں ۔۔۔ کے لئے یاد

رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالےٰ کے سپرد جو کچھ کیا جاتا ہے وہ

کام کا انجام اور نگرانی

ہے۔ یہ غلط ہے کہ کام ہی خدا کے سپرد کر دیا جاتا ہے جو کچھ سپرد کیا جاتا ہے وہ نگرانی ہوتی ہے اور کوشش کرنا انسان کا کام ہوتا ہے۔ دیکھو جب کسی جرنیل کے سپرد فوج کی جاتی ہے تو اس کے یہ معنے نہیں ہوتے کہ سپاہی اپنے گھروں کو چلے جائیں اور صرف جرنیل اپنے دشمنوں کا مقابلہ کرے یا اگر مریض کسی ڈاکٹر کے سپرد کیا جاتا ہے تو ڈاکٹر کا یہ کام نہیں ہوتا کہ خود اس کے لئے دوائی تلاش کرتا پھرے اور مریض کے لواحقین بے فکر ہو کر بیٹھ رہیں۔ اسی طرح جب کسی وکیل کے سپرد مقدمہ کیا جاتا ہے تو مقدمہ والے بے فکر ہو کر گھر میں اس لئے نہیں بیٹھ رہتے کہ سب کام وکیل خود ہی کر لے گا۔ غرض دنیا میں تمام کام جب کسی کے سپرد کرتے ہیں تو یہ مطلب ہوتا ہے کہ وہ نگرانی کرے گا۔ اسی طرح جب خدا تعالےٰ پر توکل کرتے ہیں تو اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ نگرانی خدا تعالےٰ کے سپرد کرتے ہیں اور جب توکل کے یہ معنی ہوئے تو لازماً دوسرا قدم یہ ہوتا ہے کہ جس کی نگرانی میں کوئی کام دیا جائے اس کی ہدایات بھی مانی جائیں۔ مثلاً جب ڈاکٹر کے سپرد مریض کیا جائے تو جو کچھ ڈاکٹر کہے وہ مانا جاتا ہے۔ اسی طرح جب وکیل کے سپرد مقدمہ کیا جائے تو جو کچھ اس کے متعلق وہ کہے وہ ماننا ضروری ہوتا ہے۔ اسی طرح جب خدا تعالےٰ کے سپرد کام کیا جاتا ہے تو اس کے یہ معنے ہوئے کہ جو باتیں خدا تعالےٰ کہے گا وہ مانیں گے اور جو اسباب مہیا کرنے کا حکم دے گا وہ مہیا کریں گے۔ یہ دوسرا حصہ توکل کا ہوتا ہے۔ تیسری چیز یہ ہے کہ جس کے سپرد کوئی کام کرتے ہیں اس پر اعتماد رکھتے ہیں اور تیسرا اعتماد کے توکل کامیاب نہیں ہو سکتا۔ مثلاً ڈاکٹر کے سپرد مریض کریں لیکن ڈاکٹر کا نسخہ اس خیال سے استعمال نہ کریں کہ ممکن ہے اس کا خراب اثر ہو یا کسی وکیل کے سپرد مقدمہ کریں اور وہ کہے فلاں document لاؤ۔ تو اس وجہ سے نہ لائیں کہ ممکن ہے وکیل اسے ضائع کر دے۔ تو نہ مریض کو فائدہ ہو سکتا ہے اور نہ مقدمہ کرنے والے کو۔ پس

تیسری بات

توکل کے لئے یہ ضروری ہے کہ کامیابی کی امید ہو مایوسی نہ ہو۔

یہ تینوں حصے توکل کے اگر مسلمانوں میں پیدا ہو جائیں تو یقیناً ان کے لئے کامیابی ہے۔ یعنی خدا تعالےٰ کے سپرد اپنے کام

کر دیں۔ خدا تعالیٰ سے ہدایتیں چاہیں۔ شیطان اور طاغوت سے مشورہ طلب نہ کریں۔ پھر خدا تعالیٰ کی دی ہوئی عقل سے کام لیں۔ شریعت نے جو گر بتائے ہیں ان پر عمل کریں۔ پھر امید نہ چھوڑیں۔ یہ باتیں پیدا کر لیں تو پھر دیکھیں کس طرح آناً فاناً ان میں تغیر پیدا ہوتا ہے۔

میں اپنی جماعت کو خصوصیت سے اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ توکل کے صحیح معنے سمجھیں ان پر عمل کریں اور یقین رکھیں کہ جب انہوں نے اپنے کام خدا تعالیٰ کے سپرد کر دئے تو تمام دنیا سے کبھی نہیں ہار سکتے کبھی نہیں ہار سکتے۔ کبھی نہیں ہار سکتے۔ اگر وہ خدا تعالیٰ پر توکل رکھیں تو ضرور کامیاب ہوں گے اور خدا تعالیٰ مسلمانوں کو بیدار کرنے کا کام ان سے کرائے گا۔ بے شک ہم کمزور ہیں۔ ہماری مالی حالت کمزور ہے ہم جو کچھ کماتے ہیں خالص ضروریات زندگی پر خرچ کرکے باقی جو کچھ بچتا ہے دین کے لئے لگا دیتے ہیں۔ اس طرح ہمارے مال کا آخری پیسہ تک دین کے لئے خرچ ہو رہا ہے مگر جس خدا پر ہمارا توکل ہے وہ ہر بات کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ جب چاہے اور جو چاہے کر سکتا ہے۔ پس اصل چیز اس پر

توکل اور بھروسہ

ہے۔ اس کے احکام کے مطابق کام کرو تو ضرور کامیاب ہو جاؤ گے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اسلام تمہارے ذریعہ ترقی کرے گا اور جو قومیں اس وقت سست اور غافل ہیں وہ چالاک اور ہوشیار ہو جائیں گی۔ اور جو سو رہی ہیں وہ بیدار ہو جائیں گی اور جو مری ہوئی ہیں وہ زندہ ہو جائیں گی +

نظارت تعلیم کے اعلانات

معلمہ کی ضرورت

نصرت گرلز ہائی سکول میں ایک معلمہ بی۔ ایس سی بی ایڈ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ گورنمنٹ گریڈ کے مطابق دی جائے گی۔ پراویڈنٹ فنڈ اور گرانی الاؤنس کی سہولت ہوگی۔

۲۔ مڈل کی طالبات کے لئے

سنہ ۱۹۶۲ء میں جن طالبات نے مڈل کا امتحان دیا تھا ان کی سندات آ گئی ہیں طالبات نصرت گرلز ہائی سکول سے اپنی سندات وصول کر سکتی ہیں۔

ناظر تعلیم

دار الافتاء ربوہ

چند سوال اور ان کے جواب

مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل ناظم دار الافتاء ربوہ

سوال۔ خلع کا جواز از روئے شریعت اسلامی کیونکر ہے نیز تکمیل خلع کے بعد کیا مرد کے لئے زبانی یا تحریری طلاق دینا بھی ضروری ہے اسکی دلیل احادیث اور علماء کرام کے اقوال سے پیش کی جائے؟

جواب۔ خلع کا جواز قرآن مجید سے ثابت ہے چنانچہ ارشاد الٰہی ہے فان خفتم ان لا یقیما حدود اللہ فلا جناح علیھما فیما افتدت بہٖ (بقرہ ۲۱ ع ۲۹)

یعنی مسلمانوں کی ہیئت مقتدرہ کو اگر یہ اندیشہ ہو کہ میاں بیوی کے کشیدہ تعلقات اب ایسے مرحلہ پر پہنچ گئے ہیں کہ ان میں نباہ نہیں ہو سکے گا اور عورت علیحدگی پر مصر اور فدیہ یعنی بدل خلع دینے پر آمادہ ہے تو بیوی کے بدل خلع دینے اور میاں کے لینے میں کوئی گناہ نہیں سو تم انہیں اس طرح علیحدہ ہونے کی اجازت دیدو۔

اس فرمان ربانی کی مزید تشریح مختلف احادیث اور خلفائے راشدین کے طریق عمل سے ہوتی ہے چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے ان جمیلۃ بنت سلول اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت واللہ ما اعتب علی ثابت فی دین ولا خلق ولکنی اکرہ الکفر فی الاسلام لا اطیقہ بغضاً فقال لھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتردین علیہ حدیقتہ؟ قالت نعم فامرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یأخذ منھا حدیقتہ ولا یزداد۔ (بخاری و ابن ماجہ)

یعنی جمیلہ بنت سلول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ مجھے اپنے خاوند ثابت بن قیس کی دینداری اور خوش خلقی پر کوئی اعتراض نہیں لیکن میں اسے طبعاً ناپسند کرتی ہوں اور ایسے حالات میں اس کے حقوق ادا نہیں کر سکوں گی اور ناشکری و فرض ناشناسی کی مرتکب ہوں گی۔ اسلئے مجھے علیحدگی دلوائی جائے۔ آپ نے فرمایا کیا مہر میں لیا ہوا باغ واپس کرنے کو تیار ہو۔ اسنے کہا ہاں بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ چنانچہ آپ نے اس کے خاوند ثابت کو کہا کہ جو مہر تم نے دیا ہے وہ واپس لے لو لیکن زائد نہیں لینا۔ اسی طرح آپ نے ان دونوں کے تعلقات ازدواج کو ختم کر دیا۔

خلع کے واقعات سے تعلق رکھنے والی اسی قسم کی احادیث کی بناء پر علماء نے کہا ہے ظاہر احادیث الباب أن حجاد وجود الشقاق من قبل المرأۃ کان فی جواز الخلع (نیل الاوطار ج ۶ ص ۲۳۰)

یعنی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جواز خلع کی بنیاد عورت کی نفرت پر ہے وہ اگر خاوند کو ناپسند کرے اور اس بناء پر خلع کا مطالبہ کرے تو قاضی کو اس کا یہ مطالبہ ماننا ہوگا۔

تکمیل خلع کے لئے قاضی کا فیصلہ ہی کافی ہے۔ مرد کی طرف سے رضامندی اور طلاق ضروری نہیں کیونکہ یہ فسخ ہے طلاق نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خلع کی عدت تین کی بجائے ایک حیض ہے۔ کیونکہ قاضی کے فیصلہ کے بعد علیحدگی یکی ہو جاتی ہے اور رجوع وغیرہ کا کوئی سوال باقی نہیں رہتا ہاں دوبارہ اسی خاوند سے نیا نکاح ہو سکتا ہے۔

سابقہ ائمہ میں سے ابن عباس رضؓ عکرمہؒ طاؤسؒ۔ اسحاقؒ۔ ابو ثورؒ۔ امام احمدؒ اور ایک روایت کے مطابق امام شافعیؒ کا یہی خیال ہے اصولاً بھی یہی موقف درست ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نکاح سے علیحدگی کے معاملہ میں ایک اختیار مرد کو دیا ہے اور وہ طلاق ہے اور دوسرا اختیار عورت کو دیا ہے اور وہ خلع ہے جو بوساطت قضاء وہ استعمال کرتی ہے۔ چنانچہ علامہ ابن رشد اپنی شہرہ آفاق کتاب ہدایۃ المجتہد میں اسی حکمت پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

لما جعل الطلاق بید الرجل اذا فرک المرأۃ جعل الخلع بید المرأۃ اذا فرکت الرجل (ج ۲ ص ۵۶)

یعنی شریعت نے مرد عورت کے حقوق علیحدگی میں یہ توازن قائم کیا کہ اگر مرد عورت کو ناپسند کرتا ہے تو اُسے طلاق دینے کا اختیار دیا گیا اور اگر عورت مرد کو ناپسند کرتی ہے تو اُسے خلع لینے کا اختیار دیا گیا۔

ہمارے نزدیک خلع قضاء کے ذریعہ ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ خود باہمی سمجھوتہ سے مالی معاوضہ کی بناء پر جو علیحدگی ہو اُسے خلع نہیں کہا جائے گا۔ اور نہ اس پر خلع کے احکام عائد ہوں گے۔ مثلاً اس طرح اپنے طور پر علیحدگی کی صورت میں عدت ایک حیض نہیں ہوگی بلکہ تین حیض یا تین ماہ ہوگی۔ پس خلع کے لئے قضاء کا دخل ضروری ہے اس کے بغیر خلع مکمل نہیں ہوگا ہاں اگر عورت خلع لینے پر مصر ہو تو قضاء انکار نہیں کر سکتی +

مُبارک تحریک دعا میں شمولیّت کے لئے یاد دہانی

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان

جیسا کہ احباب کو علم ہے خاکسار نے پچھلے دنوں الفضل میں تحریک کی تھی کہ تین ہزار ایسے مخلص دوست اپنے اسماء گرامی سے خاکسار کو جلد مطلع فرمائیں جو یکم اگست سے ۳۱ اگست تک روزانہ بالالتزام نماز تہجد ادا کرنے۔ اسلام اور احمدیت کے غلبہ نیز حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعائیں کرنے کے علاوہ اس بات کا بھی عہد کریں کہ وہ انشاء اللہ اس عرصہ میں کم از کم تین سو مرتبہ روزانہ درود شریف بھی پڑھتے رہیں گے۔ اس تحریک میں شمولیت کے لئے بہت سے احباب کی طرف سے خطوط موصول ہو چکے ہیں جن کے نام درج کر لئے گئے ہیں۔ اس اعلان کے ذریعہ دیگر مخلصین جماعت سے بھی گزارش ہے کہ وہ بھی اس مبارک تحریک میں حصہ لیں اور اپنے اسماء سے خاکسار کو جلد مطلع فرما دیں۔ یہ تحریک انشاء اللہ سلسلہ کے لئے اور خود ان کے لئے بے حد بابرکت ثابت ہو گی۔

امراء اور صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ اجتماعی طور پر اور فرداً فرداً بار بار احباب کو اس تحریک میں شمولیت کی تحریک فرماتے رہیں +

خاکسار:۔ مرزا ناصر احمد

صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

سوال

کیا عورتیں علیحدہ جمعہ کی نماز پڑھ سکتی ہیں۔ اس کا طریق کیا ہوگا۔ نیز نماز باجماعت کی صورت میں وہ اذان و اقامت کہہ سکتی ہیں!

جواب

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے خلفاء کے زمانہ میں ہمیں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی کہ عورتوں نے الگ جمعہ یا عید کی نماز پڑھی ہو اور سنت بھی یہی ہے کہ مرد اور عورتیں مل کر ایک جگہ جمعہ یا عید پڑھیں تاہم چونکہ عورتیں بوقت ضرورت الگ نماز باجماعت پڑھ سکتی ہیں اس لئے اصولی طور پہ حسب ضرورت کبھی کبھی ان کے لئے علیحدہ جمعہ یا عید کی نماز پڑھنے میں بظاہر کوئی حرج نظر نہیں آتا بشرطیکہ اسے ایک مستقل عادت نہ بنا لیا جائے۔

جمعہ یا نماز باجماعت کی صورت میں عورت اذان و اقامت بھی کہہ سکتی ہے لیکن ان میں جو عورت امامت کرائے وہ صف میں آگے کھڑی ہونے کی بجائے پہلی صف کے درمیان میں ہی کھڑی ہو۔

اسی قسم کے ایک سوال کے ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"اگر کوئی خاص مجبوری ہو اس کی بناء پر عورتوں کو علیحدہ اکٹھے ہو کر جمعہ پڑھنے کی اجازت دی جا سکتی ہے تاکہ ان میں دینی روح قائم رہے لیکن اگر عام حالات میں بھی ایسا کرنے کی اجازت دے دی جائے تو مردوں اور عورتوں میں اختلاف پیدا ہونے کا امکان ہے مردوں کے خیالات اور طرف جا رہے ہوں گے عورتوں کے اور طرف۔ اس لئے عام حالات میں حکم یہی ہے کہ مرد اور عورتیں ایک مقام پر جمعہ کا فریضہ ادا کریں۔"

(روزنامہ الفضل ۱۱ اکتوبر ۱۹۶۲ء)

سوال

کیا ایک مسلمان اپنی جائداد ایسے شخص کے نام لگا سکتا ہے جو اس کا وارث نہ ہو اور دوسرے ورثاء کو نظر انداز کر دے۔؟

جواب

انسان اپنی زندگی میں اپنی جائداد کا مکمل مالک ہوتا ہے اور اس میں ہر قسم کا تصرف کر سکتا ہے قانونی پوزیشن یہی ہے البتہ اخلاقی حکم اور تقویٰ کا تقاضا جو ہے عمل اس کے مطابق ہونا چاہئے اور ظاہر ہے کہ ایسا طرز عمل اختیار کرنا جس کے نتیجہ میں اس کے مرنے کے بعد اس کے ورثاء کو کچھ نہ ملے یا بہت ہی کم ملے تقویٰ کے بالکل خلاف ہے اور عمداً ایسا کرنے سے انسان گنہگار ہوتا ہے پس اصلاحی ادارے ایسے شخص کو اس قسم کے گناہ سے بچانے کے لئے مناسب کوشش کر سکتے ہیں۔

سوال

کیا لیڈی ڈاکٹر یا نرس یا مزدور عورت کے لئے بھی پردہ اسی طرح ضروری ہے جس طرح ایک عام عورت کے لئے۔؟

جواب

حضور فرماتے ہیں۔

"پردہ کے سلسلہ میں جو چیز منع ہے وہ یہ ہے کہ عورت کھلے منہ پھرے اور مردوں سے اختلاط کرے ہاں اگر وہ گھونگھٹ نکال لے اور آنکھ سے رستہ دیکھے تو یہ جائز ہے لیکن منہ سے کپڑا اٹھا دینا یا مکسڈ (mixed) پارٹیوں میں جانا جبکہ ادھر بھی مرد بیٹھے ہوں ادھر بھی مرد بیٹھے ہوں یہ ناجائز ہے اسی طرح عورت کا مردوں کو شعر گا گا کر سنانا بھی ناجائز ہے کیونکہ یہ ایک لغو فعل ہے۔ غرض عورتوں کا مکسڈ مجالس میں جانا مردوں کے سامنے اپنا منہ ننگا کر دینا اور ان سے ہنس ہنس کر باتیں کرنا یہ سب ناجائز امور ہیں لیکن ضرورت کے موقعہ پر شریعت نے بعض امور میں انہیں آزادی دی ہے بلکہ قرآن کریم نے الا ما ظہر منہا کے الفاظ استعمال فرما کر بتا دیا کہ جو حصہ مجبوراً ظاہر کرنا پڑے اس میں عورت کے لئے کوئی گناہ نہیں

اس اجازت میں وہ تمام مزدور عورتیں بھی شامل ہیں جنہیں کھیتوں یا میدانوں میں کام کرنا پڑتا ہے اور چونکہ ان کے کام کی نوعیت ایسی ہوتی ہے کہ ان کے لئے آنکھوں اور ان کے ارد گرد کا حصہ کھلا رکھنا ضروری ہوتا ہے ورنہ ان کے کام میں دقت پیدا ہوتی ہے اسی لئے ما ظہر منہا کے ماتحت ان کے لئے آنکھوں سے لے کر ناک تک کا حصہ کھلا رکھنا جائز ہوگا اور چونکہ انہیں بعض دفعہ پانی میں بھی کام کرنا پڑتا ہے اس لئے ان کے لئے یہ بھی جائز ہوگا کہ وہ پاجامہ اڑس لیں۔ اور ان کی پنڈلی ننگی ہو جائے"

(روزنامہ الفضل ۲۷ جون ۱۹۵۸ء)

۲۔ ان عورتوں کا پردہ جنکو کام کاج کیلئے مجبوراً نکلنا پڑتا ہے باہر نکلنے اور مزدوری کے لئے کچھ کام کرنے یا خاوند کو روزی میں مدد دیئے بغیر کنبہ کا گزارہ نہیں ہو سکتا ایسی عورتوں کے لئے جائز ہے کہ کام کاج کے وقت ہاتھوں اور پاؤں کو اور ماتھے سے لے کر ٹھوڑی اور کانوں کے سامنے تک چہرہ کو ننگا کر لیں۔

(الفضل یکم ستمبر ۱۹۲۱ء)

۳۔ قرآن کریم کی جو پردہ کی آیت ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ پردہ حالات کے مطابق بدل سکتا ہے پس جہاں تک مرہم پٹی اور خدمت کا سوال ہے یہ جائز ہے اور اس سے دریغ کرنا درست نہیں مگر جہاں تک پردہ کا لحاظ رکھا جا سکتا ہے وہ کیوں نہ کیا جائے۔ کیا ہمارا فرض یہی ہونا چاہیئے کہ ہر حکم شریعت کو توڑیں۔

(الفضل ۱۰ اگست ۱۹۵۷ء)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

عزیز نصیر احمد صاحب بھٹی مرحوم کا ذکر خیر

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب)

عزیزم نصیر احمد صاحب بھٹی میری اہلیہ محترمہ کے خالہ زاد بھائی تھے۔ اس لئے ان کے حالات کو قریب سے دیکھنے کا موقعہ حاصل رہا۔ مرحوم محترم قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی کے صاحبزادے تھے۔ پھر وہ اخویم قاضی عبد السلام صاحب بھٹی آف نیروبی کے داماد تھے اور اس طرح وہ میرے بیٹے عزیزم عطاء الکریم صاحب بی۔ اے کے ہمزلف بھی تھے۔ نصیر احمد صاحب مرحوم بہت باوقار اور باحوصلہ نوجوان تھے۔ رشتہ داروں کا بہت لحاظ کرنے والے تھے ان کی طبیعت میں حیا کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ صحت کی حالت میں سلسلے کے کاموں میں بھی دلچسپی سے حصہ لیتے تھے۔ آخری آٹھ دس سال تکلیف دہ بیماری کی حالت میں گزارے۔ مگر جب بھی انہیں دیکھنے کا موقعہ ملا انہیں صابر و شاکر پایا۔ ان کی زبان پر کبھی کلمہ شکایت نہیں آیا۔ انہیں دعاؤں پر بہت یقین تھا خود بھی لیٹے لیٹے دعائیں کرتے رہتے تھے اور ہر ملنے والے کو دعا کی تحریک کرتے تھے ان کی حالت دیکھکر خود بخود دعا کی طرف دل مائل ہو جاتا تھا۔ اس لمبی بیماری میں سب رشتہ داروں نے اپنے اپنے طور پر حق خدمت ادا کیا ہے مگر قاضی عبد السلام صاحب بھٹی اور ان کی صاحبزادی عزیزہ صفیہ بیگم نے ایسے رنگ میں مرحوم کی ہمدردی دلجوئی اور خدمت کی ہے جسے دیکھکر رشک آتا تھا۔ اور ان کے لئے خاص دعاؤں کی تحریک ہوتی تھی۔ میرا اندازہ ہے کہ ایسے ناخوشگوار حالات میں بہت کم بیویاں اپنے خاوندوں کی ایسی خدمت سرانجام دے سکتی ہیں۔ اللہ تعالے اسے اپنے حضور سے جزاء خیر بخشے اور اس کے زخمی دل کو اپنے فضل سے سکون عطا فرمائے آمین۔

مرحوم کی لمبی بیماری خود اس کے درجات کی بلندی کا ذریعہ ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کے بچوں اور والدین اور دیگر رشتہ داروں کے لئے دعا فرمادیں۔ اللہ تعالے سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

انصار اللہ کیلئے

اخبار "الفضل" میں احباب نے حضرت صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے شائع شدہ "مبارک تحریک" پڑھ لی ہوگی۔ صدر محترم نے اس تحریک کے ذریعہ کم از کم تین ہزار ایسے دوستوں کی فہرست طلب فرمائی ہے جو یکم اگست سے ۳۱ راگست تک اسلام کے غلبہ اور فتح و نصرت اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی کامل شفایابی کی دعاؤں کے ساتھ نماز تہجد بالالتزام ادا کرنیکا عہد کریں اور یہ عہد کریں کہ وہ اس عرصہ میں روزانہ کم از کم تین سو مرتبہ درود شریف پڑھیں گے۔

انصار اللہ کے عہدیداروں سے گزارش ہے کہ وہ کثرت کے ساتھ اس تحریک کو انصار اللہ میں پھیلائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ انصار اس تحریک میں شامل ہوں۔ ایسے انصار کی فہرست دفتر صدر۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو جلد بھجوا دی جائے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار بوجہ بلڈ پریشر دو تین روز سے بیمار ہے۔ جس کے باعث جگر میں خرابی کی وجہ سے چہرہ پر سوزش ہے اور پیشاب بھی رک رک کر آتا ہے۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ (ملک فضل احمد مددگار کارکن تحریک جدید ربوہ)

۲۔ میرا لڑکا بوجہ دست اور قے سخت بیمار ہے اور بخار بھی شدت سے ہے۔ دست اور قے میں اب افاقہ ہے۔ احباب جماعت بچے کی کامل صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا فرماویں۔ خاکسار رشید احمد انور کارکن ٹی آئی کالج ربوہ

"درویشانِ قادیان نمبر"

ایمان افروز، تاریخی حقائق اور روح پرور مجاہدانہ قربانیوں کی دستاویز

ماہنامہ الفرقان کا آئندہ شمارہ ایک غیر معمولی خاص نمبر ہے۔ الفرقان کو یہ سعادت حاصل ہو رہی ہے کہ وہ مرکزِ احمدیت، قادیان، میں دھونی رمانے والے درویشان کرام (اللہ کی ان پر ہمیشہ برکات ہوں) کے مستند، تاریخی اور مکمل حالات ایک نمبر میں شائع کر رہا ہے۔ ۱۹۴۷ء کے ہلاکت خیز انقلاب اور ہجرت کے بعد جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاص درویشوں میں شامل ہو کر اپنی جانوں کو ہتھیلی پر رکھ کر دن رات آپ کے مشن کو پورا کر رہے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کا ایک نشان ہیں۔ احمدیت کی شہادت کی منہ بولتی شہادت ہیں۔ ایسی شہادت جس کے سامنے معاندین کے منہ بھی بند ہو جاتے ہیں۔

ان لوگوں کے ایمان افروز حالات کو جاننا انہیں اپنی اولادوں کو پڑھانا ہر احمدی کا فرض ہے۔ انصاف پسند غیر از جماعت احباب تک ان حالات کو پہنچانا بھی بڑے تبلیغی فرض کی ادائیگی ہے یہ ایک تربیتی اور تبلیغی بہترین مجموعہ ہے۔ مقدس مقامات اور خاص اراکین کے فوٹو بھی شامل اشاعت کئے جا رہے ہیں۔ ٹھوس مضامین، ایمان افروز مقالات کے علاوہ بہترین اور ولولہ انگیز نظمیں بھی اس رسالہ میں شائع ہو رہی ہیں۔ ـــــ ڈیڑھ صد سے زائد صفحات اور ایک درجن سے زائد تاریخی فوٹوؤں پر مشتمل درویشان قادیان نمبر دس ستمبر ۱۹۶۳ء کو شائع ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز

اس خاص نمبر کی عام قیمت دو روپے ہوگی۔ رسالہ الفرقان کے خریداروں کو یہ نمبر بھی ان کی سالانہ قیمت میں ہی ملے گا۔ رسالہ کی سالانہ قیمت چھ روپے مقرر ہے۔ نئے خریدار جو پیشگی قیمت سال بھر کے لئے ارسال کر دیں گے۔ انہیں بھی یہ رسالہ اسی قیمت میں ملے گا۔ بقایا دار حضرات کے نام یہ نمبر ارسال نہیں ہوگا۔ وہ جلد اپنا بقایا ادا فرمائیں۔

(ابو العطاء جالندھری ایڈیٹر الفرقان ربوہ)

تشخیص بجٹ آمد خدام الاحمدیہ بابت سال ۶۴-۱۹۶۳ء

ہمارا آئندہ سال یکم نومبر ۱۹۶۳ء کو شروع ہوگا۔ ہر سال جولائی۔ اگست میں آئندہ سال کے بجٹ آمد کی تشخیص کی جاتی ہے۔

اس مقصد کے لئے تمام مجالس خدام الاحمدیہ کو ہدایات برائے تیاری بجٹ اور فارم تشخیص بجٹ آمد (جن پر شرح چندہ جات خدام الاحمدیہ درج ہے) بھجوائے جا چکے ہیں۔ اگر کسی مجلس کو ہدایات اور بجٹ فارم نہ ملے ہوں تو خط لکھ کر خاکسار سے منگوا لیں۔

بجٹ فارم مکمل ہو کر ۱۵۔ اگست ۱۹۶۳ء تک دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں پہنچ جانے ضروری ہیں۔

خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

چندہ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

خاکسار مجالس خدام الاحمدیہ کو پہلے بھی بذریعہ اعلانات و خطوط توجہ دلا چکا ہے کہ ہمارا سالانہ اجتماع قریب آ گیا ہے اور اس کے انتظامات شروع ہیں۔ لیکن چندہ سالانہ اجتماع میں خاطر خواہ آمد نہیں ہو رہی۔

قائدین۔ ناظمین مال۔ منتظمین مال اور اراکین خدام الاحمدیہ سے گزارش ہے کہ ابھی تک چندہ سالانہ اجتماع کی تسلی بخش نہیں اور خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ ایسا نہ ہو کہ کہیں آمد کی کمی اجتماع کے انتظامات پر اثر انداز ہو

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

پی ٹی معلمہ کی ضرورت

نصرت گرلز ہائی سکول میں ایک جونیئر ڈپلوما ہولڈر فزیکل ایجوکیشن P.T معلمہ کی ضرورت ہے۔ خواہشمند معلمات اپنی درخواستیں بھجوا دیں۔ تنخواہ گورنمنٹ گریڈ کے مطابق ہوگی۔ پراویڈنٹ فنڈ اور گرانی الاؤنس کی سہولت ہوگی۔

(ناظر تعلیم)

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے دس روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے۔ ان کے اسماء گرامی مع ان کی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا و الآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نمبر	نام	رقم
۲۸۱	احباب جماعت احمدیہ دیہہ چیاپٹ ضلع نواب شاہ بذریعہ مکرم چوہدری نور الدین صاحب	۳۴-۱۲
۲۸۲	" " ظفر آباد لابیتی ضلع حیدر آباد بذریعہ چوہدری مقبول احمد صاحب	۲۰-۰۰
۲۸۳	" " کراچی بذریعہ مکرم مرزا عبدالرحمن صاحب	۵۳-۰۰
۲۸۴	" " سرگودھا بذریعہ مکرم بابو محمد عالم صاحب	۷۶-۰۰
۲۸۵	" " نیلہ گنبد لاہور بذریعہ مکرم میاں محمد یحییٰ صاحب	۳۸-۰۰
۲۸۶	مکرم مرزا محمد احمد صاحب بذریعہ مکرم منظور احمد صاحب ایشوا فزیقی کمپنی لمیٹڈ لاہور	۱۰-۰۰
۲۸۷	محترمہ سرداراں بی بی صاحبہ بذریعہ چوہدری سلطان احمد صاحب سمبڑیال ضلع سیالکوٹ	۲۰-۰۰
۲۸۸	مکرم عبدالودود صاحب کھلنا مشرقی پاکستان	۴۱-۰۰
۲۸۹	مکرم بشیر الدین صاحب چاٹگام " "	۱۰-۰۰
۲۹۰	احباب جماعت احمدیہ بھیرہ ضلع سرگودھا بذریعہ سیکرٹری صاحب مال	۵۰-۰۰
۲۹۱	" " احمد نگر ضلع جھنگ بذریعہ مکرم سید محمد عثمان صاحب	۱۳-۹۴
۲۹۲	ناصرات الاحمدیہ بذریعہ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	۴۰-۰۰
۲۹۳	مکرم مہتمم مال صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ	۲۶-۲۵
۲۹۴	محترمہ شریفہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبداللطیف صاحب نوشہرہ ککے زئیاں	۱۵۰-۰۰
۲۹۵	مکرم عبدالسلام صاحب ڈگری گھنال ضلع سیالکوٹ	۲۰-۰۰
۲۹۶	مکرم عبداللطیف صاحب لارنس روڈ کراچی	۱۰-۰۰
۲۹۷	مکرم چوہدری عبدالحق صاحب مصری شاہ لاہور	۲۵-۰۰
۲۹۸	مکرم میاں ناصر علی صاحب جھنگ صدر	۱۹-۰۰
۳۹۹	مکرم سید ابرار حسین شاہ صاحب دارالبرکات ربوہ	۱۰-۰۰
۳۰۰	مکرم مہر نور سلطان صاحب ایڈووکیٹ جھنگ صدر	۳۴-۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید)

چندہ تعمیر مساجد ممالک بیرون کے ناموں کی اشاعت کے سلسلہ میں ایک وضاحت

دفتر وکالت مال تحریک جدید کی طرف سے اُن بھائیوں اور بہنوں کے ناموں کی اشاعت کا سلسلہ جاری ہے۔ جو مساجد ممالک بیرون کی تعمیر کے لئے کم از کم پانچ روپیہ عنایت فرماتے ہیں اس معیار پر فہرست تیار کرنے کے نتیجہ میں ناموں کی اس قدر کثرت ہو جاتی ہے کہ اب اوقات اخبار الفضل ان کی اشاعت کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اندریں حالات جن مخلصین نے اکتوبر ۶۲ء تا جنوری ۱۹۶۳ء مذکورہ بالا صدقہ جاریہ میں حصہ لیا ہے۔ ان کے اسماء کی اشاعت نہیں ہو سکی جس پر دفتر ہذا نہایت افسوس کے ساتھ معذرت خواہ ہے۔ اگر آئندہ بھی اشاعت کا معیار پانچ روپیہ ہی رہنے دیا گیا تو سارے ناموں کی فہرست شائع کرنا امر محال ہی رہے گا۔ لہذا احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ فہرستوں میں اشاعت کا اقل ترین معیار دس روپیہ ہوگا۔ البتہ دفتر پوری کوشش کرے گا کہ ڈاک کے ذریعہ ہر چھوٹی سے چھوٹی رقم کی وصولی کی اطلاع مخلص حضرات کو پہنچا دی جائے۔ جیسا کہ اب بھی دفتر کا دستور العمل ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

تعلیم الاسلام سکنڈری کراچی کے لئے ہیڈ ماسٹر کی ضرورت

تعلیم الاسلام سکنڈری سکول کراچی کے لئے ایک B.Sc. B.Ed ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے۔ جو کم از کم چار یا پانچ سال تدریس کا تجربہ رکھتے ہوں۔ اور سکول کے انتظام کو سنبھال سکتے ہوں۔ اور جماعتی اعلیٰ روایات کو قائم رکھ سکتے ہوں۔ درخواستیں امراء جماعت کی وساطت سے جناب سید سخاوت شاہ صاحب سیکرٹری تعلیم احمدیہ میگزین لین کراچی کو بھجوائی جائیں۔ تنخواہ گورنمنٹ گریڈ کے مطابق دی جائے گی۔ درخواستیں مطلوب ہیں

(ناظر تعلیم)

بعض ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ماسکو ۱۵ جولائی۔ پراودا میں روسی کمیونسٹ پارٹی کا ایک طویل خط شائع ہوا ہے جس میں چینی قیادت پر سخت نکتہ چینی کی گئی ہے اور اسے دونوں ملکوں میں موجودہ کشیدگی کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے سیاسی مبصرین نے خیال ظاہر کیا ہے کہ دونوں ملکوں میں نظریاتی اختلاف کے بارے میں مذاکرات ناکام ہوگئے اور چند دنوں میں بات چیت ٹوٹ جائے گی

روسی کمیونسٹ پارٹی کا یہ خط چینی کمیونسٹ پارٹی کے چودہ جون کے خط کے جواب میں ہے روسی کمیونسٹ پارٹی کا جواب طویل ہے اور اخبار پراودا کے چار صفحات پر پھیلا ہوا ہے مغربی مبصرین نے خیال ظاہر کیا ہے کہ روسی کمیونسٹ پارٹی کے خط کی اشاعت سے دونوں ملکوں میں نظریاتی اختلافات دور ہونے کا امکان باقی نہیں رہا ہے روسی خط میں پر امن بقائے باہمی کی پالیسی کو صحیح قرار دیا گیا ہے اور چین پر الزام لگایا گیا ہے کہ وہ ماسکو مذاکرات میں صورت حال کو بدستور خراب کر رہا ہے خط میں کہا گیا ہے اگر چین نے اپنا طرز عمل تبدیل نہ کیا تو دونوں ملکوں کا ایک دوسرے سے مکمل طور پر کٹ جانا ناگزیر ہو جائے گا۔

○ کوئٹہ ۱۵ جولائی۔ گورنر سٹیٹ بنک مسٹر ایس اے حسنی نے کل یہاں بتایا کہ برآمدات میں معتدبہ اضافہ کے باعث پاکستان کی غیر ملکی زرمبادلہ کی آمدنی بڑھ رہی ہے صرف گزشتہ ایک سال کے اندر پاکستان نے روئی برآمد کر کے ۲۶ کروڑ روپیہ کا زرمبادلہ کمایا۔ مسٹر حسنی اخبار نویسوں سے باتیں کر رہے تھے گورنر سٹیٹ بنک نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ پاکستان نے اس مالی سال کے دوران ۲۶ کروڑ روپے کی روئی برآمد کی جب کہ گزشتہ سال میں صرف ۱۳ کروڑ روپیہ کی روئی برآمد کی گئی تھی ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر حسنی نے بتایا کہ پاکستان کو اب بھی پٹ سن میں اجارہ داری حاصل ہے وہ دنیا کی اعلیٰ قسم کی پٹ سن کی ۷۵ فی صد ضرورت پوری کرتا ہے آپ نے ایک اور سوال کے جواب میں بتایا کہ سوت، سوتی پارچات، پٹ سن اون اور کھالوں کی برآمد میں بھی تھوڑا سا اضافہ ہوا ہے۔

○ کراچی ۱۵ جولائی۔ چھ تیل کمپنیاں ملک کے مختلف حصوں میں تیل تلاش کرنے کا کام کر رہی ہے ان میں پاکستان پٹرولیم پاکستان آئل فیلڈز کمپنی۔ پاک سٹاروک پٹرولیم۔ پٹرولیم ڈیولپمنٹ آف پاکستان۔ پاک سن پٹرولیم پاک ٹائیڈ واٹر پٹرولیم اور آئل اینڈ گیس ڈیولپمنٹ کارپوریشن شامل ہیں۔

ادارہ پاکستان پٹرولیم جس کا منظور شدہ سرمایہ بیس کروڑ روپیہ ہے ماہ رواں کے آخری ہفتہ میں مغربی پاکستان کے مقام چک بیل خان کے قریب تجرباتی کنوئیں کھودنے کا ارادہ رکھتا ہے علاوہ ازیں یہ ادارہ مشرقی پاکستان میں سلہٹ کے مقام پر دو کنوئیں کھودنے کا ارادہ رکھتا ہے پاکستان آئل فیلڈز کا ادارہ بھی چک بیل خان اور ڈھلیان کے علاقوں میں دو اور کنوئیں کھودے گا یہ کمپنی ڈھلیان کے علاقہ میں تیل نکال چکی ہے

○ نئی دہلی ۱۵ جولائی۔ بھارتی فضائیہ کے چیف آف سٹاف ایئر مارشل انجینیر روسی فضائیہ کے سربراہ مارشل ورشنن کے ذاتی مہمان کی حیثیت سے روس میں دس روز قیام کرنے کے بعد کل رات دہلی واپس آگئے روس میں انہوں نے روسی فضائیہ کے متعدد تربیتی ادارے اور طیارہ سازی کے کارخانے دیکھے تھے۔

○ لندن ۱۵ جولائی۔ وزیر اعظم مالٹا لندن پہنچ گئے ہیں تاکہ مالٹا کی آزادی کے لئے حکومت برطانیہ سے بات چیت کریں اطلاع ملی ہے کہ یہ گفت و شنید منگل کو شروع ہوگی۔

○ لاہور ۱۵ جولائی۔ حکومت پاکستان اسی مالی سال میں کراچی اور لائل پور میں مزدوروں کے سماجی تحفظ کی سکیم پر عمل درآمد شروع کر دے گی حکومت نے اس مقصد کے لئے ایک لاکھ روپے کی منظوری دے دی ہے۔

○ نئی دہلی ۱۵ جولائی۔ گوہاٹی سے موصولہ اطلاعات کے مطابق دریائے برہم پترا کی سطح میں گزشتہ دو دن سے تشویشناک اضافہ ہو رہا ہے دریا کی سطح کل صبح خطرے کے نشان سے بھی ساڑھے تین فٹ اونچی ہوگئی تھی جورہاٹ میں دو سو خاندان جو برہم پترا کے سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں ہائی سکولوں کی عمارتوں اور ایک زرعی فارم میں منتقل کر دیئے گئے ہیں برہم پترا اور اس کے تمام معاون دریا ندی نالے نشیبی علاقوں کو زیر آب کر رہے ہیں۔

○ نئی دہلی ۱۵ جولائی۔ بھارتی فوج کے چیف آف جنرل سٹاف جنرل جے این چودھری کل رات لندن کے راستے نیو یارک روانہ ہوگئے ہیں میجر جنرل ٹھاپر اور بریگیڈیئر این ایم بارڈ ڈائرکٹر ملٹری انٹلی جنس ان کے ہمراہ ہیں وہ امریکہ کے فوجی اسلحہ کا معائنہ کرنے کے علاوہ جنگ کے طریقوں کا مطالعہ کریں گے جنرل چودھری بعد ازاں کینیڈا جائیں گے۔

○ ماسکو ۱۵ جولائی متحدہ عرب جمہوریہ کے وزیر برائے تعمیر اسوان بند مسٹر صدقی سلیمان نے گزشتہ روز روس کی وزراء کی کونسل کے فرسٹ وائس چیئرمین مسٹر کوسیگن سے بات چیت کی۔ اس موقعہ پر ماسکو میں عرب جمہوریہ کے سفیر محمد مراد غالب اور روسی وزیر دفاع بھی موجود تھے انہوں نے بھی مذاکرات میں شرکت کی

○ کولمبو ۱۵ جولائی۔ سبکدوش ہونے والے امریکی سفیر پروفیسر گالبریتھ نے آج وطن واپس جاتے ہوئے کولمبو میں کہا بھارت پر چین کا حملہ برصغیر کے لئے ایک مستقل خطرہ بن چکا ہے پاکستان جس قدر جلد اس حقیقت کو سمجھ لے اس کے لئے اسی قدر اچھا ہوگا۔

وصیت

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصیت مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی صاحب کو اس وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ پندرہ دن کے اندر اندر دفتر کو تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) اس وصیت کو جو نمبر دیا گیا ہے وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہے بلکہ یہ مسل نمبر ہے وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہو جانے کے بعد دیا جائیگا (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۷۰۹۲ میں سیدہ فریدہ انوار زوجہ سید انوار احمد قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۲۱ اپریل ۱۹۶۳ء ساکن ۸/۷۴/۷ عزیز آباد کراچی نمبر ۱۹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ اپریل ۱۹۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ دو ہزار روپے ہے (۲) میرا زیور تفصیل ذیل ہے (۱) چوڑیاں طلائی ۲ عدد وزنی ۶ تولہ (۲) کانٹے طلائی ۳ جوڑی وزن ۲½ تولہ (۳) انگوٹھیاں طلائی ۳ عدد وزنی ۱½ تولہ۔ جملہ وزن ۱۱¾ تولہ قیمت ۱۳۵۱/۰۰ روپے ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۲۱ اپریل ۱۹۶۳ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ سیدہ فریدہ انوار۔ گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی
گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

پاکستان کا تین ہزار مربع میل علاقہ ایران کو منتقل کر دیا گیا

زیارت میں پاکستان اور ایران کے نمائندوں نے معاہدے پر دستخط کر دیئے

کوئٹہ ۱۷ جولائی۔ کل زیارت میں پاکستان اور ایران نے سرحدی علاقوں کی منتقلی کے معاہدے پر باضابطہ طور پر دستخط کر دئے جس کے مطابق پاکستان نے تین ہزار مربع میل علاقہ ایران کے حوالے کر دیا۔ پاکستان کی طرف سے مسٹر اختر حسین سفیر پاکستان متعین ایران اور ایران کی طرف سے میجر جنرل امان اللہ جہانبانی گورنر جنرل ایران نے دستخط کئے۔

دونوں ملکوں کے وفد آج ہی زیارت پہنچے تھے اور کمشنر کوئٹہ ڈویژن نے ان کا استقبال کیا تھا۔ پاکستانی وفد میں مسٹر غلام سرور کمشنر قلات ڈویژن اور مسٹر قیصر رشید ڈائرکٹر وزارت خارجہ شامل تھے۔ اسی طرح ایرانی وفد میں کوئٹہ میں متعین ایرانی قونصل جنرل محمد رضا امیر تیمور بریگیڈیئر منیر احمد، کرنل قاسم اکرمی رصغر اور حاجی محمد گویا شامل تھے۔

پاکستان اور ایران کی سرحد پر پہلے ہی ستون تعمیر کئے جا چکے ہیں۔ یہ مشترک سرحد خلیج فارس پر واقع گوادر سے شروع ہو کر شمال میں قلعہ سفید کے پہاڑ جوہ علاقے تک جا پہنچی ہے ایہ سرحد سابق بلوچستان کے تین اضلاع مکران۔ خاران اور چاغی سے گذرتی ہے۔ اس جگہ اس امر کا اظہار بے جا نہ ہوگا کہ ساڑھے تین سو میل لمبی سرحد پر نشان لگانے کا کام چار سال پیشتر دونوں حکومتوں کے کمشنوں کی نگرانی میں شروع کیا گیا تھا۔

○ الفرہ ۱۷ جولائی۔ فرانس کے وزیراعظم جارج پومپیدو ترکی کے ایک ہفتہ کے دورہ پر کل یہاں پہنچ گئے۔ وزیر خارجہ مسٹر مورس کوو دی مور ولا ان کے ہمراہ تھے۔ دونوں فرانسیسی وزراء ترک وزراء اور اعلیٰ حکام سے باہمی دلچسپی کے امور پر بات چیت کریں گے۔

عمان کے معزول امام کو بحال کرنے کے مذاکرات

قاہرہ ۱۶ جولائی۔ ایک عرب سفارتی ذریعہ نے کل یہاں بتایا کہ عمان کے معزول امام غالب بن علی اور برطانوی نمائندوں میں خفیہ مذاکرات ہو رہے ہیں اس ذریعہ نے کہا ہے کہ سابق امام سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنی بحالی کے بدلہ میں عمان میں برطانوی تیل کمپنیوں کے حقوق کی ضمانت دیں معلوم ہوا ہے کہ یہ مذاکرات سعودی عرب میں ہو رہے ہیں جہاں امام غالب بن علی ان دنوں میں مقیم ہیں۔

ٹرین کے حادثہ میں ۲۱ ہلاک ۴۰ زخمی

جکارتا ۱۶ جولائی۔ سورابیہ کے پہاڑی علاقہ میں ایک مسافر گاڑی کی اگلی بوگی لائن سے اتر کر کھڈ میں گر گیا جس کی وجہ سے ۲۱ مسافر ہلاک اور چالیس زخمی ہوئے

صحافیوں اور مالکان میں مفاہمت کیلئے کمیٹی

لاہور ۱۶ جولائی۔ صوبائی بہبود اور محنت کے وزیر سید احمد نواز گردیزی نے کل ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ کارکن صحافیوں اور اخبارات کے مالکوں میں مفاہمت اور خیرسگالی کا جذبہ پیدا کرنے کے اور ویج بورڈ کے فیصلے پر اطمینان بخش طریقے سے عمل کرانے کے لئے عنقریب سہ فریقی کمیٹی قائم کی جائے گی جس میں کارکن صحافیوں، مالکوں اور حکومت کے نمائندوں کی تعداد مساوی ہوگی۔

بھارت امریکہ اور برطانیہ کی جنگی مشقیں

لاہور ۱۶ جولائی۔ مغربی پاکستان کی اسمبلی ۲۰ جولائی کو بھارت امریکہ اور برطانیہ کی مشترکہ جنگی مشقوں کے اعلان سے پیدا شدہ صورت حال پر بحث کرے گی

ماہنامہ "انصاراللہ" کا جولائی ۱۹۶۳ء کا شمارہ

ماہنامہ "انصاراللہ" کا جولائی ۶۳ء کا شمارہ مقررہ تاریخ اشاعت یعنی ۵ جولائی کو جملہ خریدار صاحبان کی خدمت میں بذریعہ ڈاک روانہ کر دیا گیا ہے جن احباب کو پرچہ نہ ملے وہ ۲۵ جولائی تک اطلاع دے کر ممنون فرمائیں ان کی خدمت میں دوبارہ پرچہ ارسال کر دیا جائے گا۔

یہ پرچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روح پرور اور زندگی بخش کلمات طیبات اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پر معارف رشحات قلم کے علاوہ جماعت کے متعدد اہل قلم حضرات کے بہت قیمتی مضامین پر مشتمل ہے چنانچہ اس شمارہ کے لکھنے والوں میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد قائد عمومی اور مکرم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب ایم اے شامل ہیں۔ ادارتی مقالہ جات ان کے علاوہ ہیں۔ ان سب مضامین میں حالات حاضرہ کے مطابق بہت اہم تعلیمی اور تربیتی امور پر روشنی ڈالی گئی ہے اس کا مطالعہ احباب جماعت کے لئے بہت ازدیاد علم اور ازدیاد ایمان کا موجب ہوگا۔ اور احمدیت کے اہم عملی تقاضوں سے آگاہی حاصل ہوگی۔

سالانہ چندہ صرف چھ روپے

قائد اشاعت مجلس انصاراللہ مرکزیہ

محترم مرزا عبدالغنی صاحب نیروبی میں وفات پا گئے

انا للہ و انا الیہ راجعون

میرے پیارے ابا جان محترم مرزا عبدالغنی صاحب نیروبی (مشرقی افریقہ) ہی میں مورخہ ۱۳/۶/۶۳ صبح کے وقت مختصر سی علالت کے بعد اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون والد صاحب کی عمر بوقت وفات تقریباً ۷۵ سال تھی

آپ نے غالباً ۱۹۳۳ء یا ۱۹۳۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اس وقت آپ افریقہ میں سرکاری ملازم تھے ۱۹۳۶ء میں آپ ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد قادیان تشریف لے آئے اور پھر دیار مسیح میں ہی مقیم رہے تقسیم ہند تک آپ صدر انجمن احمدیہ میں محاسب کے عہدہ پر فائز رہے ۱۹۵۱ء میں آپ پھر بغرض ملازمت افریقہ تشریف لے گئے اور باوجود شدید خواہش کے آپ کو دوبارہ پاکستان آنا نصیب نہ ہوا

آپ کی زندگی نہایت سادہ تھی اور بہت ہی خلیق اور ملنسار بزرگ تھے آپ ہمارے خاندان میں سے احمدیت قبول کرنے والے سب سے پہلے فرد تھے غیرت ایمانی اس قدر تھی کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد آپ کو اپنی کافی جائداد سے ہاتھ دھونا پڑا لیکن طبیعت پر اس کا ذرا بھر بھی ملال نہیں تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب اور خاص طور پر آپ کے فارسی کلام کے ساتھ آپ کو عشق تھا۔ قرآن مجید کی تلاوت ہمیشہ باآواز بلند کیا کرتے تھے۔

تمام احمدی بھائی بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ میرے والد صاحب کی بلندی درجات کے لئے دعا فرما دیں۔ نیز دعا فرما دیں کہ خدا تعالیٰ ہم پس ماندگان کا حامی و ناصر ہو اور ہمیں اس صدمہ عظیم کو برداشت کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین

مرزا نصیر احمد۔ ۸۔ ۳۰، میکلوڈ روڈ۔ لاہور۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ہیڈ کوارٹرز آفس۔ لاہور

نوٹس

پاکستان ویسٹرن ریلوے ہائی سکول لاہور میں ٹیچری کی عارضی اسامی پر کرنے کے لئے مغربی پاکستان کی شہریت رکھنے والے امیدواروں سے یکم ستمبر ۶۳ء تک درخواستیں مطلوب ہیں

کم از کم قابلیت:۔ بی۔اے بی ٹی۔ اردو فارسی اور اسلامیات پڑھانے کی اہلیت ہونی چاہیے

عمر:۔ یکم اگست ۱۹۶۳ء کو ۱۸ اور ۳۰ سال کے درمیان۔

تنخواہ وغیرہ:۔ ۱۲۵-۲۲۵۔ معہ مہنگائی الاؤنس اور قواعد کے مطابق دیگر الاؤنسز۔

زیادہ قابلیت والے امیدواروں کو شروع میں ہی زیادہ تنخواہ دی جا سکتی ہے۔ اس وقت یہ سکیل تبدیلی کے لئے زیر غور ہیں۔

درخواستیں دینے کا طریق کار:۔ درخواستیں مقررہ فارموں پر دی جائیں۔ جو بعوض ایک روپیہ پی ڈبلیو ریلوے کے بڑے سٹیشنوں سے دستیاب ہو سکتے ہیں۔ سرکاری ریلوے ملازمین ہونے کی صورت میں درخواستیں اپنے محکمہ کے سربراہوں کی وساطت سے، ان پر چھپی ہوئی ہدایات کے مطابق پر کر کے جنرل منیجر (پرسانل) پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور کے نام اس دفتر یکم ستمبر ۱۹۶۳ء تک بھیج دی جائیں۔ اس کے بعد وصول ہونے والی درخواستوں پر غور نہیں کیا جائے گا۔

خاص مراعات:۔ جو امیدوار (۱) شیڈولڈ کاسٹس (۲) قبائلی علاقہ اور ملحقہ ریاستوں (۳) علاقہ آزاد کشمیر کے مستقل باشندگان۔ گلگت ایجنسی بلتستان یا جو ریاست جموں اور کشمیر کے علاقوں سے ہجرت کر کے پاکستان کے کسی علاقہ میں آباد ہوئے ہوں یا پاکستان کے کسی بھی حصہ سے ہوں:

درخواست فارم کی قیمت ایک روپیہ کی بجائے ۲۵ پیسے لی جائے گی

عمر کی مدت میں کم از کم تین سال کی رعایت دی جائے گی۔

(۲) عمر کی یہ رعایت مغربی پاکستان کے ڈیرہ غازی خاں کے علاوہ ہوگی

انٹرویو پر بلائے جانے والے امیدواروں کو کوئی سفر یا روزانہ خرچ نہیں دیا جائیگا

جن امیدواروں کو سلیکشن بورڈ پاس کرے گا انہیں اپنا طبی معائنہ کرانا ہوگا۔

(جنرل منیجر

پرسانل)